OPEN ACCESS
MA'ARIF-E-ISLAMI (AIOU)
ISSN (Print): 1992-8556
ISSN (Online): 2664-0171
https://mei.aiou.edu.pk

۲۰۱۸ء میں رمضان المبارک میں پاکستانی ٹیلی ویژن پر نشر کیے جانے والے اسلامی پروگراموں کا تنقیدی جائزہ

(A Critical Analysis of Islamic programs Aired on Pakistani Television in Ramadan of year ۲۰۱۸)

عالیہ جبین
پی ایچ ڈی سکالر، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد
ڈاکٹر محی الدین ہاشمی
پروفیسر/ چیئرمین شعبہ فکر اسلامی، تاریخ وثقافت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

Abstract

The purpose of this research is to study the topics and the authenticity of the content discussed in Islamic programs aired on Pakistani television in the Holy month of Ramadan in the Islamic year ۱٤۳۹. For this purpose, five popular Pakistani TV channels were chosen for study, i.e., GEO, ARY, PTV, Dunya and Samaa. From amongst these five channels, five programs each from the month of Ramadan were chosen and were analysed based on the Quranic, Hadith and historical references cited by the scholars who appeared as guests on the programs. The analysis mainly covers a critical study of the authenticity of the Ayaat, Ahadith and historical events narrated. This study also attempts to discern how successful these Ramadan transmissions are in conveying authentic information to their viewers.

اس تحقیقی مقالے کا مقصد پاکستانی ٹیلی ویژن رمضان ۱۴۳۹ ھ کے مہینے میں پیش کیے جانے والے اسلامی پروگرامز کے موضوعات اور ان کے علمی معیار کو جانچنا ہے۔ اس کے لیے پانچ پاکستانی ٹی وی چینلز کو منتخب کیا گیا ہے، جو کہ (پی ٹی وی ہوم، سماء ٹی وی، دنیا نیوز، جیو انٹر ٹینمنٹ، اے آر وائی ڈیجیٹل) ہیں۔ ان ٹی وی چینلز کی رمضان نشریات میں سے پانچ پانچ پروگرامز کو منتخب کر کے ان میں علماء کی گفتگو میں بیان کردہ آیات، احادیث اور تاریخی واقعات کی علمی اور تنقیدی بنیاد پر تحقیق کی گئی۔ اس تحقیق کے تحت بیان کردہ آیات، احادیث اور واقعات کے حوالہ جات کو تلاش کرنے کے بعد یہ دیکھا گیا کہ علماء کی بیان کردہ گفتگو کن موضوعات پر کی گئی اور یہ گفتگو کس حد تک مستند ہے۔ اس تجزیے سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ رمضان ٹرانسمیشن ناظرین کو کتنی مستند معلومات فراہم کرنے کا باعث ہے۔

تمہید

اسلام ایک مکمل دین ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رشد و ہدایت کے لیے قرآنِ مجید نازل فرمایا، اور حضور ﷺ نے زندگی کے انفرادی و اجتماعی گوشوں کے متعلق مکمل فکری و عملی رہنمائی فرمائی۔ حضور ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا یہ مشن امتِ مسلمہ کے سپرد کر دیا گیا۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى ٱلْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنْكَرِ وَ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ﴾ [1]

(اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے۔)

اسی طرح سورۃ نحل میں اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ٱدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلْحِكْمَةِ وَٱلْمَوْعِظَةِ ٱلْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِٱلَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ﴾[2]

((اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ۔ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔)

قرآنِ مجید میں جہاں کہیں بھی انبیاء کے حالات بیان کیے گئے ہیں وہاں ان میں ہر جگہ نبی نے اپنا منصب یہ بیان کیا ہے کہ مجھے اپنے رب کے پیغام کو پہنچادینے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر صحابہِ کرام کو فریضہ سپرد کرتے ہوئے فرمایا:

بلغوا عني و لو اية

(میری طرف سے ایک آیت بھی تمہیں معلوم ہو تو اسے دوسروں تک پہنچادو۔)[3]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تبلیغ دین کا فریضہ صرف انبیاء تک محدود نہیں رکھا گیا اور سلسلۂ نبوت کے ختم ہونے کے بعد بھی ہر امتی کو داعی دین ہونے کا کردار ادا کرنا ہے۔ اور اس کے لیے دعوت دین کے کام کو جاری و ساری رکھنا ہے

ڈاکٹر ثمینہ سعدیہ "ذرائع ابلاغ کا کردار اور ذمہ داریاں، تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں" میں لکھتی ہیں۔[4]

"اسلامی نکتہ نظر سے "ابلاغ" ایک مقدس لفظ ہے جو انبیاء کے منصب سے متعلق ہے اور نیکی، پاکیزگی، تقدس، احترام اور خیر و فلاح کے تصورات سے مامور ہے۔ یہ تصور مغربی تصور ابلاغ سے بالکل متضاد ہے۔ جب دعوت دین کا ابلاغ ہر مسلمان کی ذمہ داری اور فرض ہے، تو مسلمانوں کے لیے جدید ذرائع ابلاغ کو اختیار کرنا بہت ضروری ہے۔ حضور ﷺ نے بھی اپنی دعوت کی اشاعت اور اپنے پیغام کی ترسیل کے لیے اُس دور کے تمام بہترین ابلاغ کا بھرپور استعمال کیا۔"

قرآن مجید میں بھی دینِ اسلام کی ترویج کی ذمہ داری صرف انبیاء تک ہی محدود نہیں کی گئی۔ بلکہ تمام امت مسلمہ کے سپرد کی گئی فرمایا:

﴿وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى ٱلْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ﴾[5]

(اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے۔)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ہر مسلمان کو اس بات کا پابند کرتا ہے کہ وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو اپنائے ۔ کیوں کہ اس کے بغیر فرد کی نیکی کا حصول اور معاشرے کی فلاح ممکن نہیں۔ یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں اس ذمہ داری کو نبھانے کے لیے جب تک پوری تنظیم سے کام نہ لیا جائے یہ پوری نہیں ہو سکتی۔

ان آیات سے دین کی نشر و اشاعت کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے اور یہ بات واضح ہوتی ہے کہ لوگوں کو دین کی طرف بلانا اور نصیحت کرنا مسلمانوں کے لیے فرضِ کفایہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

علماء نے دین کی نشر و اشاعت کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جن کے تحت مختلف تفاسیر اور شروح لکھی گئیں۔ آج کا دور ٹیکنالوجی کا دور ہے جس میں میڈیا سب سے زیادہ اہمیت حاصل کر چکا ہے۔ ٹی وی ہمارے گھروں میں اس حد تک داخل ہو گیا ہے کہ اب ہمارے ماحول، رسم و رواج اور بود و باش کی سمت ٹی وی ہی متعین کرتا ہے۔ ٹی وی نے جس تیزی سے اور جتنا براہِ راست عوامی رائے کو تبدیل کیا ہے، اتنی تیزی سے کوئی دوسرے عوامل اثر انداز نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹی وی اور معاشرہ ایک دوسرے سے براہِ راست متصل ہیں۔ ٹی وی کے اس حد تک پر اثر ہونے کی وجہ سے انتہائی ضروری ہے کہ اسلامی معاشرے میں موجود ٹی وی اسلامی اقدار کا حامل ہو اور اس کے ذریعے سے اسلام کی صحیح عکاسی پیش کی جائے، خاص طور پہ جب سے انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے ذریعے پوری دنیا آپس میں متصل ہو چکی ہے اور دیگر غیر اسلامی ممالک کے میڈیا کو اسلامی ممالک میں رسائی حاصل ہے۔ اس صورتِ حال میں غیر اسلامی میڈیا نے مسلمان معاشرے پر بہت منفی اثر ڈالا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے ٹی وی چینلز اسلام کی نشر و اشاعت میں اپنا مثبت کردار ادا کریں جس کا سب سے مؤثر ذریعہ اسلامی پروگراموں کا نشر کیا جانا ہے۔

تحقیق کا منہج اور بنیادی سوال

اس مقالے کا بنیادی سوال یہ ہے کہ منتخب پاکستانی ٹی وی چینلز جو اسلامی پروگرامز نشر کر رہے ہیں وہ کس علمی معیار کے ہیں

اس تحقیق کے لیے پاکستانی میڈیا کے پانچ بڑے چینلز "پی ٹی وی، جیو، سماء، اے، آر، وائی (ARY)، دنیا" کا انتخاب کیا گیا ہے۔ "Gallup Survey ۲۰۱۸" کے نتائج کے مطابق مندرجہ بالا ٹی وی چینلز سب سے زیادہ دیکھے جانے والے چینلز ہیں، اس لئے ان چینلز کو تحقیق کے لئے منتخب کیا گیا۔ چونکہ سال بھر میں رمضان کے مہینے میں سب سے زیادہ اسلامی پروگرامز کو دیکھا جاتا ہے۔ اس لیے ان پانچوں منتخب ٹی وی چینلز کے سحری اور افطاری ٹرانسمیشن کے تین تین پروگرامز کو اس تحقیق کا موضوع بنایا گیا ہے تاکہ جانا جا سکے کہ رمضان کے مہینے میں نشر کیے جانے والے پروگرامز کن موضوعات کو زیرِ بحث لاتے ہیں۔ اور ان کا علمی معیار کیا ہے؟ علمی معیار کو جانچنے کے لیے علماء کی بیان کردہ آیات کے حوالہ جات تلاش کئے جائیں گے اور بیان کردہ احادیث اور واقعات کے حوالہ جات تلاش کرنے کے بعد تحقیق کی جائے گی کہ وہ کتنی مستند روایات ہیں۔ حدیث کی سند کو جانچنے کے لئے صحاحِ ستہ، موطا، مسند احمد، اور سلسلہ الاحادیث الصحیحہ اور دیگر معروف سنی ماخذ سمیت شیعہ ماخذ کی مستند کتب مثلاً اصول الکافی، بحار الانوار اور نہج البلاغہ جیسی معروف کتب

کو معیار بنایا گیا ہے۔اوران روایات کے متعلق علما محدثین کی تخریج اور درجہ بندی سے رہنمائی حاصل کی گئی ہے۔اسی طرح واقعات کی سند کو دیکھنے کے لئے تاریخ کے بنیادی مآخذ مثلاً ابنِ ہشام، تاریخ بغداد، اور تاریخ الطبری جیسی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

PTV Home

یہ ٹرانسمیشن رمضان پاکستان کے نام سے یکم رمضان سے تیس رمضان تک سحری کے اوقات میں نشر کی گئی۔اس کے میزبان تسنیم صابری تھے۔اس ٹرانسمیشن میں نعت خواں اور علماء کو مدعو کیا گیا۔ قصیدہ بردہ شریف مکرم علی خان، ثنا سعید، فیصل نقشبندی اور آغا شیرازی نے پیش کی جب کہ ڈاکٹر مبشرہ خان نے صحت سے متعلق گفتگو کی۔ پروگرام کے دوران ناظرین سے سوالات بھی کیے گئے اور صحیح جواب دینے پر انعامات بھی دیے گئے۔ علماء[6] کی گفتگو پر مشتمل سیگمنٹ "وصال" کے نام سے پیش کیا گیا۔ جس کے پانچ پروگرامز (سحری اور افطاری ٹرانسمیشن) اس تحقیق میں شامل کیے گئے ہیں۔ جن کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

موضوع: ذکر الٰہی[7]		
آیات(۸)	**احادیث(۲)**	**واقعات(۱)**
	۲ احادیث بیان کی گئیں جن میں ایک صحیح کے درجے پر ہے اور ایک حدیث کا حوالہ مستند کتب میں تلاش نہیں کیا جاسکا۔	۱ واقعہ بیان کیا گیا جس کا حوالہ مستند کتب میں تلاش نہیں کیا جاسکا۔
موضوع: قرآن کریم[8]		
آیات(۹)	**احادیث(۱)**	**واقعات(۵)**
	یہ حدیث کی کتب میں موضوع قرار پائی۔	۲ واقعات مختلف الفاظ سے بیان ہوئے، ا واقعہ صحیح کے درجے پر ہے جبکہ ۲ مستند کتب میں موجود نہیں
موضوع: بھوت اور ان کی حقیقت[9]		
آیات(۱۱)	**احادیث(۵)**	**واقعات(۵)**
	تین احادیث صحیح کے درجے پر ہے، ایک حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کی گئی جبکہ ایک حدیث مستند کتب میں تلاش نہیں کی جاسکی۔	۵ واقعات بیان کیے گئے؛ ایک واقعہ صحیح کے درجے پر ہے، ۳ واقعات مستند کتب میں تلاش نہیں کیے جاسکے جبکہ ایک واقعہ کی روایت غلط ہے

موضوع: زبان کی حفاظت[10]		
آیات(۱)	احادیث(۱۱)	واقعات(۷)
	۹ صحیح کے درجے پر ہیں، ایک حدیث دو احادیث کو ملا کر بیان ہوئی[11] اور ایک حدیث مستند کتب میں تلاش نہیں کی جا سکی۔	ان میں سے ایک ضعیف[12]، ۵ واقعات صحیح اور ایک واقعہ کو مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا۔
موضوع: فتح مکہ[13]		
آیات(۱۳)	احادیث(۷)	واقعات(۳)
	۶ احادیث صحیح اور ایک موضوع ہے)[14]	۳ بیان کیے گئے واقعات صحیح کا درجہ رکھتے ہیں

ان منتخب پانچ پروگرامز میں اینکر اور علماء کی گفتگو کا جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ سامنے آیا کہ پانچ موضوعات پر مجموعی طور پر ۴۳ آیات کا حوالہ پیش کیا گیا۔ ان آیات کو بیان کرتے ہوئے علماء حضرات نے کسی بھی آیت کا حوالہ نہیں دیا۔ اکثر آیات کا اُردو ترجمہ بیان کیا۔ کچھ آیات عربی میں بھی تلاوت کی گئیں، لیکن ان کی تعداد بہت قلیل ہے۔ ان آیات کے متن جانچنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ ان منتخب پانچ موضوعات پر ۱۷ آیات موضوعات سے براہِ راست متعلق تھیں مثلاً: ''ذکرِ الٰہی'' کے موضوع پر ملاحظہ کریں ''سورۃ الرعد'' کی آیت نمبر ۲۸، سورۃ الذاریات آیت نمبر ۵۵۔ جبکہ ۲۵ آیات موضوعات سے براہِ راست متعلق نہ تھیں، مثلاً: ''بھوت اور ان کی حقیقت'' کے موضوع پر ''سورۃ الفصلت'' کی آیت نمبر ۱۱، ''سورۃ الذاریات'' کی آیت نمبر ۴۶ کا ذکر کیا گیا۔ جو کہ موضوع سے براہِ راست مطابقت نہیں رکھتی۔

ان منتخب پانچ پروگرامز میں مجموعی طور پر علماء نے ۳۴ احادیث بیان کیں۔ جن میں سے ۲۰ احادیث صحیح کے درجے پر ہیں۔

مثلاً: ''بھوت اور ان کی حقیقت'' کے موضوع پر ایک عالم نے صحیح بخاری کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا:

پانچ جانور ایسے ہیں جو کہ موذی ہیں، حرم میں بھی ہوں تو انہیں ہلاک کیا جائے۔[15]

اسی طرح ایک عالم نے ''زبان کی حفاظت'' کے بیان میں ''صحیح مسلم'' کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا:

حضور ﷺ نے فرمایا کہ شیطان ہر روز تخت سجاتا ہے اور ایک ایک چیلہ آتا ہے اور بتاتا ہے کہ میں نے یہ غلط کام کرایا اور یہ شیطانی کام کرایا مگر ابلیس خوش نہیں ہوتا اور کہتا ہے کہ تم نے کچھ نہ کیا پھر ایک چیلہ بولتا ہے کہ میں نے میاں بیوی میں جدائی ڈلوائی تو وہ کہتا ہے کہ تم نے سب سے اچھا کام کیا۔[16]

بقایا ۱۴ احادیث میں سے ۲ احادیث ''موضوع'' ہیں۔ جبکہ بقایا احادیث یا تو مستند کتب میں تلاش نہیں کی جا سکی یا پھر مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کی گئیں جو حضور ﷺ سے مروی ہیں۔ مثلاً حدیث بیان کی گئی۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ کاش کہ میری ماں زندہ ہوتی میں اس کی خدمت کرتا عشاء کی فرض نماز پڑھ رہا ہوتا وہ آواز دیتی تو میں توڑ دیتا۔[17] اس حدیث کو مستند کتب میں تلاش نہیں کیا جا سکا۔

پانچ منتخب پروگرامز میں مختلف موضوعات پر ۲۳ واقعات بیان کیے گئے۔ جن میں ۱۲ واقعات تاریخ کی کتب کی رُو سے صحیح قرار پائے۔ مثلاً: ''زبان کی حفاظت'' کے بیان میں عالم نے حجاج بن یوسف اور ایک خاتون کا اپنے خاوند، بیٹے اور بھائی میں سے ایک کے انتخاب کا واقعہ بیان کیا۔ جس کا ذکر علامہ راغب اصفہانی نے اپنی کتاب ''محاضرات الادباء'' میں کیا ہے۔[18] جبکہ اس کے مقابلے میں ''بھوت اور ان کی حقیقت'' کے پروگرام ایک عالم نے میں حضرت عباسؓ کی ایک روایت کا ذکر کیا کہ ''کالا کتا اور عام کتا نظر آئے تو اس کو کھانا ڈال دو۔'' یہ روایت کسی مستند کتب میں نہیں تلاش کی جا سکی۔

ان پانچ پروگرامز کا اجمالی جائزہ لیا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ علماء نے مختلف موضوعات پر سب سے زیادہ قرآن مجید سے استفادہ کیا۔ جبکہ اس کے بعد علماء کی توجہ احادیث بیان کرنے پر رہی مگر یہ بہتر ہوتا کہ اگر تمام احادیث صحیح اور حسن کے درجے پر فائز ہوتیں۔ صحابہ کرام اور تاریخی واقعات کو بیان کرنے میں علماء نے زیادہ احتیاط نہیں برتی اور ایسے واقعات بیان کیے جن کا مستند کتب میں تلاش کیا جانا مشکل ثابت ہوا۔ علماء کو چاہیے کہ واقعات کو بیان کرتے وقت متعلقہ کتب کا حوالہ بھی پیش کریں تاکہ ناظرین کو اطمینان حاصل ہو سکے۔ اس کے ساتھ ہی علما کو چاہیے کہ کسی بھی حدیث یا واقعے کا تذکرہ کرتے وقت اُس کے حوالے کو واضح طور پر بیان کر دیں تاکہ ناظرین تک حقیقت کے مطابق بات پہنچ سکے۔

جیو(انٹرٹینمنٹ)، جیو(تیز)

جیو ٹی وی کی طرف سے رمضان المبارک کے خصوصی پروگرام جیو کے ہر چینل سے پیش کیے گئے خصوصاً جیو انٹرٹینمنٹ اور جیو تیز نے اسلامی پروگراموں کو خصوصی طور پر نشر کیا۔ جیو ٹی وی پر نشر ہونے والا رمضان المبارک کا خصوصی پروگرام ''احساسِ رمضان'' کے نام سے نشر ہوا۔ سمیع خان اور رابعہ انعم نے افطاری ٹرانسمیشن میں اینکر کے فرائض انجام دیے جبکہ سحری میں جنید اقبال نے اینکر کے طور پر پروگرام پیش کیا۔ سحر و افطار کا مشہور ترین پروگرام ''عالم آن لائن'' پیش کیا گیا جس میں مختلف علماء سے دینی مسائل کی معلومات حاصل کی گئیں ''قصص القرآن'' کے نام سے مشہور پروگرام پیش کیا گیا جس میں مختلف انبیاء سے متعلق مقدس مقامات کی زیارت مختلف ممالک میں کرائی گئی۔ ''جیو تیز'' پر ''قرآن سب کے لیے'' کے نام سے ۳۰ اقساط پر قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر نے بیان کیں۔ جبکہ اسی چینل کے تحت ''جنت کی خوب صورتی اور نعمتوں کا ذکر'' کے موضوع پر ۳۰ اقساط پر مشتمل پروگرام پیش کیا۔ اسی چینل پر صحابہ کی زندگی سے متعلق پروگرام ''وہ جن سے اللہ راضی ہوا'' پیش کیا۔[19]

موضوع: معرکہ خیر و شر یوم بدر[20]		
آیات(۳)	احادیث(۵)	واقعات(۱۱)
	۵ احادیث صحیح کے درجے پر ہیں۔	۱۱ واقعات بیان کیے جو صحیح کے درجے پر ہیں۔

<table>
<tr><td colspan="3">موضوع: قصص القرآن (حضرت ابراہیمؑ کا مقامِ ولادت)[21]</td></tr>
<tr><td>آیات (۴)</td><td>احادیث (صفر)</td><td>واقعات (۲)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>۲ واقعات بیان کیے جو صحیح کے درجے پر ہیں۔</td></tr>
<tr><td colspan="3">موضوع: قرآن سب کے لیے (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۶ اور ۲۷ کی تفسیر)[22]</td></tr>
<tr><td>آیات (۱۰)</td><td>احادیث (۲۲)</td><td>واقعات (۱)</td></tr>
<tr><td></td><td>۲۱ صحیح کے درجے پر ہیں، ایک حدیث مستند کتب میں تلاش نہیں کی جا سکی۔</td><td>واقعہ صحیح کے درجے پر ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3">موضوع: جنت کی خوبصورتی اور نعمتوں کا ذکر[23]</td></tr>
<tr><td>آیات (۱۵)</td><td>احادیث (۱۳)</td><td>واقعات (۱)</td></tr>
<tr><td></td><td>گیارہ احادیث صحیح کے درجے پر ہیں، ایک حدیث حسن[24] اور ایک ضعیف ہے۔</td><td>واقعہ صحیح کے درجے پر ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3">موضوع: وہ جن سے اللہ راضی ہوا[25]</td></tr>
<tr><td>آیات (صفر)</td><td>احادیث (۳)</td><td>واقعات (۸)</td></tr>
<tr><td></td><td>احادیث صحیح کے درجے پر ہیں۔</td><td>۷ واقعات صحیح کا درجہ رکھتے ہیں، ایک مستند کتب میں تلاش نہیں کیا جا سکا۔</td></tr>
</table>

ان منتخب پانچ پروگرامز میں اینکر اور علماء کی گفتگو کا جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ سامنے آیا کہ پانچ موضوعات پر مجموعی طور پر ۳۲ آیات کا حوالہ پیش کیا گیا۔ ان آیات کے متن جانچنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ ان منتخب پانچ موضوعات پر ۲۵ آیات موضوعات سے براہِ راست متعلق تھیں مثلاً: ''جنت کی خوبصورتی اور نعمتوں کا ذکر'' کے موضوع پر ملاحظہ کریں:

''سورۃ البینہ'' کی آیت نمبر ۸، ''سورۃ زمر'' آیت نمبر ۷۳، سورۃ الطور آیت نمبر ۲۲، جبکہ ۵ آیات موضوعات سے براہِ راست متعلق نہ تھیں، مثلاً: ''معرکہ خیر و شر یوم بدر'' کے موضوع پر ''سورۃ الضحیٰ'' کی آیت نمبر ۵، کا ذکر کیا گیا۔ جو کہ موضوع سے براہِ راست مطابقت نہیں رکھتی۔

ان منتخب پانچ پروگرامز میں مجموعی طور پر علماء نے ۴۳ احادیث بیان کیں۔ جن میں سے ۴۰ احادیث صحیح کے درجے پر ہیں۔ مثلاً: ''سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۶ اور ۲۷ کی تفسیر'' کے موضوع پر نے صحیح مسلم کی حدیث بیان کی گئی فرمایا: حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ کوئی حیادار نہیں اس لیے اس نے بے حیائی کو حرام قرار دیا چاہے وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ۔[26] بقایا ۲ احادیث میں سے ایک ''حسن'' اور ایک حدیث ''ضعیف'' ہے۔ مثلاً: حدیث بیان کی گئی۔

عید کے دن لوگ میدانوں میں جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیوں جمع ہیں (اور اللہ کو خود معلوم ہے کہ یہ کیوں جمع ہیں) فرشتے کہتے ہیں کہ انہوں نے تیس دن روزے رکھیں ہیں اللہ کی خاطر بھوک پیاس برداشت کی ہے اس کی جزا لینے آئے ہیں۔ جس طرح مزدور اپنی مزدوری لینے آتے ہیں اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں کہ ان کی جزا کیا ہونی چاہیے؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ تو جنت کے حصول کے لیے کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں کہ میں نے ان کو جنت نصیب کر دی ہے اور جہنم سے دور کر دیا ہے۔[27]

پانچ منتخب پروگرامز میں مختلف موضوعات پر ۲۳ واقعات بیان کیے گئے۔ جن میں ۲۲ واقعات تاریخی کتب کی رُو سے صحیح قرار پائے۔ مثلاً: ''یوم بدر'' کے موضوع پر بیان کیا گیا کہ مقداد بن عمر نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ ''ہم آپ کو موسیٰؑ کی قوم کی طرح نہیں کہیں گے کہ آپ اور آپ کا خدا خود جا کر لڑیں بلکہ اللہ کے جلال کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبوث کیا ہم آپ کے ساتھ برق الغمات تک جائیں گے۔''[28] جبکہ اس کے مقابلے میں ''وہ جن سے اللہ راضی ہوا'' کے پروگرام میں حضرت بلالؓ سے متعلق ایک واقعہ بیان کیا گیا کہ ''ایک دفعہ امیہ بن خلف نے پوچھا کہ تمہارا خدا تم کو بچاتا کیوں نہیں انہوں نے جواب دیا کہ جب تم برتن خریدنے جاتے ہو تو ٹھوک بجا کر دیکھتے ہو کہ اس کی قیمت کے قابل ہے کہ نہیں تو میرا رب بھی مجھے ٹھوک بجا کر دیکھ رہا ہے کہ میں اس قابل ہوں کے نہیں کہ میں جنت میں جاؤں۔'' یہ روایت کسی مستند کتاب میں تلاش نہیں کی جا سکی۔ ان پانچ پروگرامز کا اجمالی جائزہ لیا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ علماء نے مختلف موضوعات پر مجموعی طور پر ۴۳ احادیث سے استفادہ کیا۔ جن میں سے ۲۲ احادیث ایک ہی پروگرام میں بیان کی گئیں۔ جبکہ بقایا ۴ پروگرامز میں سات علماء نے مجموعی طور پر ۱۷ احادیث بیان کیں۔ چنانچہ کچھ علماء کا دیگر علماء کی نسبت حدیث بیان کرنے کی طرف رجحان زیادہ پایا گیا۔ اس کے بعد علماء کی توجہ قرآنی آیات کو بیان کرنے پر رہی۔ لیکن یہ بات واضح طور پر سامنے آئی کہ کسی بھی عالم نے قرآنی آیات کو بیان کرتے ہوئے سورۃ اور آیت نمبر کا حوالہ نہیں دیا۔ گو کہ علماء نے صحابہ کرام اور تاریخی واقعات بہت کثرت سے بیان نہیں کیے مگر جو واقعات بھی بیان کیے ان میں سے اکثریت مستند کتب سے مروی تھے۔ جو کہ ناظرین کے لیے قابل اطمینان بات ہے۔

اے،آر،وائی ڈیجیٹل(ARY Digital)

رمضان مبارک کی اہمیت کے پیشِ نظر رمضان مبارک کے لیے ایک خصوصی ٹرانسمیشن شانِ رمضان کے نام سے نشر کی گئی۔ جس میں سحری اور افطاری کے لیے الگ الگ پروگرام "شان سحر اور شان افطار" کے نام سے نشر کیے گئے۔ شانِ سحر (سحری پروگرام)، سحری کے وقت روزانہ کئی گھنٹوں پر مشتمل یہ پروگرام پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کے کچھ سیگمنٹ کی میزبانی وسیم بادامی اور کچھ سیگمنٹ کی میزبانی اقرار الحسن نے کی۔ یہ پروگرام مختلف سیگمنٹ پر مشتمل رہا۔ "عالم اور عالم" کے نام سے ایک سیگمنٹ پیش کیا گیا جس کے تحت مختلف موضوعات پر علماء[29] کی گفتگو پیش کی گئی۔ اس کی میزبانی کے فرائض وسیم بادامی صاحب نے ادا کیے۔

موضوع: زکوٰۃ اور دیگر موضوعات پر سوالات[30]		
آیات(۸)	**احادیث(۱)**	**واقعات(۲)**
	ایک حدیث صحیح کے درجے پر ہے۔	۲ میں سے ایک واقعہ صحیح کے درجے پر ہے جبکہ ایک مستند کتب میں تلاش نہیں کی جا سکی۔
موضوع: معذوری اور مشکلات[31]		
آیات(۲)	**احادیث(۳)**	**واقعات(۳)**
	احادیث صحیح کے درجے پر ہیں۔	مستند کتب میں تلاش نہیں کیا جاسکا۔
موضوع: روزے کے مسائل[32]		
آیات(۱)	**احادیث(۶)**	**واقعات(صفر)**
	۱ بیان کی گئی حدیث کا درجہ ضعیف قرار پایا[33]، ۳ احادیث صحیح کے درجے پر ہیں، ایک بیان کی گئی حدیث کا درجہ ضعیف[34] اور ایک موضوع[35] حدیث قرار پائی۔	
موضوع: متفرق سوالات[36]		
آیات(۴)	**احادیث(۲)**	**واقعات(صفر)**
	۲ بیان کی گئی احادیث کا درجہ صحیح قرار پایا	

موضوع: متفرق سوالات[37]		
آیات(۳)	احادیث(۱)	واقعات(صفر)
	بیان کی گئی حدیث کا درجہ صحیح قرار پایا	

ان منتخب پانچ پروگرامز میں اینکر اور علماء کی گفتگو کا جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ سامنے آیا کہ پانچ موضوعات پر مجموعی طور پ۱۸ آیات کا حوالہ پیش کیا گیا۔ ان آیات کے متن جانچنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ ان منتخب پانچ موضوعات پر ۸ آیات موضوعات سے براہِ راست متعلق تھیں مثلاً: ''زکوۃ'' کے موضوع پر ''سورۃ الحشر'' کی آیت نمبر ۷ تلاوت فرمائی، ''سورۃ بنی اسرائیل'' آیت نمبر ۸۲، جبکہ ۱۰ آیات موضوعات سے براہِ راست متعلق نہ تھیں، مثلاً: ''زکوۃ'' کے موضوع پر ''سورۃ آل عمران'' کی آیت نمبر ۹۷، کا ذکر کیا گیا۔ جو کہ موضوع سے براہِ راست مطابقت نہیں رکھتی۔

ان منتخب پانچ پروگرامز میں مجموعی طور پر علماء نے ۱۲، احادیث بیان کیں۔ جن میں سے ۱۱، احادیث صحیح کے درجے پر ہیں۔ مثلاً: ''معذوری اور مشکلات'' کے موضوع پر ترمذی کی حدیث بیان کی فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ تکالیف انبیاء کو اور پھر ان کو جو ان سے زیادہ قریب ہیں، آئیں گی۔[38] بقایا ۲ احادیث ''ضعیف'' ہیں۔ مثلاً: ''روزے کے مسائل'' پر حدیث بیان کی گئی۔ من عرف نفسه عرف ربه[۳۹] جبکہ ایک حدیث موضوع قرار پائی مثلاً: ''روزے کے مسائل'' پر حدیث بیان کی گئی، فرماتے ہیں کہ ''مسواک کے ساتھ نماز ۷۰ نمازوں سے بہتر ہے''[۴۰]

پانچ منتخب پروگرامز میں مختلف موضوعات پر ۵ واقعات بیان کیے گئے۔ جن میں سے صرف ایک واقعہ تاریخی کتب کی رُو سے صحیح قرار پایا مثلاً: ''زکوۃ'' کے موضوع پر ایک عالم نے واقعہ پیش کیا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ امام موسیٰ کاظم نماز پڑھ رہے تھے کہ چند لوگ ان کے آگے سے گزرے، ان کے والد امام جعفر صادق کو لوگوں نے کہا کہ آپ کے فرزند کے سامنے سے لوگ نماز میں آگے سے گزر رہے ہیں تو انہوں نے یہ آیت پڑھی کہ ''ہم تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ تم سے قریب ہیں۔''[41] اور بقایا چار واقعات کو حدیث کی مستند کتب میں تلاش نہیں کیا جاسکا۔ مثلاً: ''معذوری اور مشکلات'' کے موضوع پر جو واقعہ بیان کیا گیا اسے مستند کتب میں تلاش نہیں کیا جاسکا۔

ایک بزرگ نے ایک شخص کو دیکھا جو نابینا تھا اور اس کے ہاتھ بھی نہ تھے اپنے جسم کو گھسیٹ کر الحمد للہ کہہ کر گھسیٹتا جا رہا تھا، بزرگ نے پوچھا کہ آنکھیں اور ہاتھ ہیں نہیں اور الحمد للہ کہہ رہے ہو وہ بولا کہ میں اس کے بارے میں سوچ رہا ہو کہ جس کی آنکھیں ہاتھ کے ساتھ ساتھ، پاؤں بھی نہ ہوں اس لیے شکرادا کر رہا ہوں۔[42]

ان پانچ پروگرامز کا اجمالی جائزہ لیا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ علماء نے مختلف موضوعات پر مجموعی طور ۱۸ آیات، ۱۲ احادیث اور ۵ واقعات بیان کیے، جو کہ موضوعات کو سمجھنے کے لیے ناکافی رہے۔ خصوصاً صحابہ کی زندگی سے واقعات کی کمی واضح طور پر محسوس کی جاسکتی ہے۔ بہتر ہوتا کہ موضوع سے متعلق مزید مستند احادیث اور واقعات کی روشنی میں مسائل کے حل ناظرین کے سامنے پیش کیے جاتے۔

دنیا نیوز

دنیا نیوز پر رمضان کے مہینے میں خصوصی ٹرانسمیشن ''روح رمضان'' کے نام سے سحری اور افطاری ٹرانسمیشن پیش کی گئی۔ جس کا دورانیہ ۴۰ سے ۵۰ منٹ تھا۔ اس پروگرام میں ۲ سیگمنٹ پیش کیے گئے۔ پہلے سیگمنٹ کی میزبانی کے فرائض ''انیق احمد'' نے سرانجام دیے۔ اس پروگرام میں علماء[43] سے مختلف موضوعات پر قرآن و سنت کی روشنی میں گفتگو کی گئی۔ جبکہ افطار ٹرانسمیشن ''دین و دنیا'' کے نام سے ''مولانا طارق جمیل'' نے پیش کی۔ مولانا طارق جمیل نے باقاعدہ پروگرام نہیں پیش کیے۔ بلکہ پہلے سے ریکارڈ کیے گئے پروگرامز کو نشر کیا گیا۔ اس پروگرام کا دورانیہ ۳۰ منٹ تھا۔

موضوع: مسلم معاشروں میں مساجد کا کردار[44]		
آیات(۸)	**احادیث(۵)**	**واقعات(۲)**
	۵ احادیث صحیح کے درجے پر ہیں۔	۲ واقعات صحیح کے درجے پر ہیں۔
موضوع: مسلمان گھرانہ کیسا ہوتا ہے؟[45]		
آیات(۴)	**احادیث(۱۰)**	**واقعات(۱)**
	۹ احادیث صحیح کے درجے پر ہے جبکہ ایک حدیث ضعیف[46] قرار پائی)	واقعہ صحیح کے درجے پر ہے۔
موضوع: شب قدر[47]		
آیات(۶)	**احادیث(۱۱)**	**واقعات(صفر)**
	۱۰ احادیث صحیح کے درجے پر ہیں جبکہ ایک حدیث موضوع قرار پائی۔	
موضوع: میاں بیوی کے حقوق (دین و دنیا)[48]		
آیات(۹)	**احادیث(صفر)**	**واقعات(صفر)**
موضوع: قرآن مجید کے فضائل (دین و دنیا)[49]		
آیات(۲۱)	**احادیث(۳)**	**واقعات(۱)**
	۲ صحیح کے درجے پر ہیں جبکہ ایک حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کی گئی۔	زرعۃ القاص نامی ایک قصہ گو تھا، ابن ابی لیلیٰ کی جگہ اس کا ذکر موجود ہے۔

ان منتخب پانچ پروگرامز میں اینکر اور علماء کی گفتگو کا جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ سامنے آیا کہ پانچ موضوعات پر مجموعی طور پر ۴۸ آیات کا حوالہ پیش کیا گیا۔ ان آیات کے متن جانچنے کے بعد یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ صرف ایک پروگرام ''قرآن مجید کے فضائل'' پر ۲۱ آیات کو بیان کیا گیا۔ اسی طرح دوسرے پروگرام ''میاں بیوی کے حقوق'' میں بھی ایک عالم نے ہی ۹ آیات بیان کی گئیں۔ ان منتخب پانچ موضوعات پر ۲۱ آیات موضوعات سے براہِ راست متعلق تھیں مثلاً: ''مسلمان گھرانہ کیسا ہوتا ہے؟'' کے موضوع پر ''سورۃ الفرقان'' کی آیت نمبر ۴۷ تلاوت فرمائی، اسی طرح ''مسلم معاشرے میں مساجد کا کردار'' کے موضوع پر ''سورۃ الحج'' کی آیت نمبر ۴۱ کی تلاوت کی۔ جبکہ ۲۶ آیات موضوعات سے براہِ راست متعلق نہ تھیں، مثلاً: ''قرآن مجید کے فضائل'' کے موضوع پر ''سورۃ النحل'' کی آیت نمبر ۸۷، کا ذکر کیا گیا۔ جو کہ موضوع سے براہِ راست مطابقت نہیں رکھتی۔

ان منتخب پانچ پروگرامز میں مجموعی طور پر علماء نے ۲۹، احادیث بیان کیں۔ جن میں سے ۲۵، احادیث صحیح کے درجے پر ہیں۔ مثلاً: ''شب قدر'' کے موضوع پر صحیح بخاری کی حدیث بیان کی گئی فرمایا:

جو کوئی رمضان میں (راتوں کو) ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے عبادت کرے۔ اس کے اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔[۵۰] جبکہ دو احادیث موضوع قرار پائیں مثلاً: ''مسلمان گھرانہ کیسا ہوتا ہے؟ کے موضوع پر بتایا گیا کہ جن گھروں میں قرآن پڑھایا جاتا ہے وہ آسمان والوں کے لیے اسی طرح چمکتے ہیں۔ جس طرح زمین والوں کے لیے تارے۔[۵۱]

بیان کردہ ایک حدیث موضوع ہے۔ مثلاً: ''شب قدر'' کے موضوع پر کہا گیا: مومن کا دل اللہ کا گھر ہے۔[۵۲]

پانچ منتخب پروگرامز میں مختلف موضوعات پر ۴ واقعات بیان کیے گئے۔ جو تاریخی کتب کی رُو سے صحیح قرار پائے مثلاً: ''مسلم گھرانہ کیسا ہوتا ہے؟'' کے موضوع پر حضرت اقرع کے دس لڑکوں اور اُن سے پیار نہ کرنے کا واقعہ بیان کیا جس کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو مخلوق خدا پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔''[۵۳]

''قرآن کے فضائل'' بیان کرتے ہوئے ابو حنیفہ کی والدہ کا واقعہ بیان کیا گیا کہ وہ ابو حنیفہ کے بجائے عبدالرحمٰن ابی لیلیٰ سے فقہی مسائل پوچھتی تھیں۔ جبکہ تاریخ بغداد میں خطیب بغدادی نے ابنِ ابی لیلیٰ کی جگہ اس واقعہ میں زرعۃ القاص کا ذکر کیا ہے۔

ان پانچ پروگرامز کا اجمالی جائزہ لینے کے بعد یہ بات واضح طور پر کہی جا سکتی ہے گو کہ بیان کردہ قرآنی آیات میں سے بیشتر آیات ایک ہی عالم نے دو پروگرامز میں بیان کیں۔ مگر ان کی بیان کردہ آیات میں سے اکثر موضوع سے براہ راست متعلق نہ تھیں۔ جبکہ اس کے برعکس دیگر پروگرامز میں بیان کردہ احادیث کی تعداد گو کہ نسبتاً کم تھی مگر اُن کی اکثریت صحیح کے درجے پر فائز تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ احادیث پر علماء کی گرفت مضبوط ہے۔ البتہ صحابہ کی زندگیوں اور تاریخی واقعات کی کمی واضح طور پر محسوس کی جا سکتی ہے۔

سماء ٹی وی

"قطب آن لائن" کے تحت افطار ٹرانسمیشن پیش کی گئی جس میں میزبانی کے فرائض "بلال قطب" نے انجام دیے۔ مہمان علماء سے مختلف موضوعات پر دینی رہنمائی حاصل کی گئی۔ مختلف پروگرامز میں علماء کی تعداد مختلف رہی، بیشتر پروگرامز میں دو سے تین علماء کو بُلایا گیا اور فقہ حنفیہ اور فقہ جعفریہ کے تناظر میں فقہی آرا کو پیش کیا گیا۔

"صبح سحری سماء کے ساتھ" کے نام سے خصوصی سحری ٹرانسمیشن پیش کی گئی، جس کا دورانیہ دو گھنٹے کا تھا۔ اس پروگرام کی میزبانی کے فرائض "بلال قطب اور مدیحہ نقوی" نے انجام دیے۔ اس پروگرام میں مختلف علماء 54 کو دینی موضوعات پر گفتگو کا موقع دیا گیا۔

موضوع: سیلانی ٹرسٹ کے بانی مولانا بشیر فاروقی صاحب سے سیلانی ٹرسٹ سے متعلق گفتگو		
آیات (۱)	احادیث (۶)	واقعات (۴)
	۳ احادیث صحیح کے درجے پر ہے، ایک ضعیف اور ایک مقطوع قرار پائی اور ایک حدیث تلاش کے باوجود نہیں مل سکی۔	۳ واقعات صحیح کے درجے پر ہیں جبکہ ایک واقعہ ضعیف قرار پایا۔
موضوع: رمضان اور نیکیوں کا حصول		
آیات (۳)	احادیث (۳)	واقعات (۶)
	۲ احادیث صحیح کے درجے پر ہیں جبکہ ایک حدیث مستند کتب میں موجود نہیں۔	۲ واقعات صحیح کے درجے پر ہیں، ایک واقعے میں صحابی کا نام مختلف ہے، ۲ واقعات حدیث کی مستند کتب میں موجود نہیں ہیں، جبکہ ایک واقعہ میں تبع تابعی کا نام مختلف ہے۔
موضوع: قرآن اور قرآن کی سورتوں کے فضائل		
آیات (۵)	احادیث (۱۳)	واقعات (۴)
	۱۲ احادیث صحیح کے درجے پر ہیں جبکہ ایک ضعیف قرار پائی۔	۳ واقعات صحیح کے درجے پر ہیں جبکہ ا بیان کیا گیا قول تاریخی کتب میں موجود نہیں۔

موضوع: تقویٰ کا سفر		
آیات(۲)	احادیث(٦)	واقعات(۳)
	احدیث موضوع جبکہ ۵ صحیح قرار پائیں۔	بیان کیا گیا ایک واقعہ مستند کتب میں درج نہیں ہے جبکہ ۲ صحیح ہیں۔
موضوع: حضرت حسنؓ کی ولادت		
آیات(۸)	احادیث(۱۲)	واقعات(۱۰)
	۸ احادیث صحیح کے درجے پر ہیں، ایک حدیث نہیں واقعہ ہے، ۲ حسن اور ایک ثانوی ذریعہ سے منقول حدیث ہے۔	٦ احادیث صحیح کے درجے پر ہیں، ۳ مستند کتب میں موجود نہیں اور ایک صحیح مگر مختلف الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔

ان منتخب پانچ پروگرامز میں اینکر اور علماء کی گفتگو کا جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ سامنے آیا کہ پانچ موضوعات پر مجموعی طور پر ۱۹ آیات کا حوالہ پیش کیا گیا۔ ان آیات کے متن جانچنے کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان منتخب پانچ موضوعات پر ۱۲ آیات موضوعات سے براہِ راست متعلق تھیں مثلاً: ''تقویٰ کا سفر'' کے موضوع پر سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۸۳ اور ''قرآنی سورتوں کے فضائل'' بیان کرتے ہوئے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۴۲ کا ترجمہ تلاوت کیا گیا۔ جبکہ ''حضرت حسنؓ کی ولادت'' کے موضوع پر سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۸۴ تلاوت فرمائی گئی۔ ان منتخب پانچ پروگرامز میں مجموعی طور پر علماء نے ۴۰ احادیث بیان کیں۔ جن میں سے ۳۰، احادیث صحیح کے درجے پر ہیں۔ مثلاً: ''قرآنی سورتوں کے فضائل'' کے موضوع پر صحیح بخاری کی حدیث بیان کی گئی:

حضور ﷺ نے خود کو سورۃ الناس اور سورۃ الفلق پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرنے کا حکم فرمایا۔[55]

جبکہ ''سیلانی ٹرسٹ'' سے متعلق پروگرام میں ایک عالم نے بنی اسرائیل کے ایک نیک بندے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ نے اُس کو عذاب دینے کا حکم دیا کیوں کہ وہ لوگوں کو بُرائی سے منع نہیں کرتا تھا۔ یہ واقعہ شیخ البانی کے نزدیک ضعیف ہے۔[56]

''تقویٰ کا سفر'' کے پروگرام میں ایک بدو کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا گیا کہ اگر اللہ میرے گناہوں اور میرے بخل کا حساب لے گا تو میں اس کی مغفرت اور فیاضی کا حساب لوں گا۔ اس بات کو سُن کر جبرائیلؑ نے حضور ﷺ سے کہا کہ اس کو کہیں خاموش ہو جائے کیوں کہ آسمان پر فرشتے رو رہے ہیں۔ یہ حدیث موضوع ہے۔

''رمضان اور نیکیوں کے حصول'' کے پروگرام میں حدیث بیان کرتے ہوئے ایک عالم نے کہا: ''فقر انسان کو کفر کی طرف لے جاتا ہے''[57] یہ حدیث کی مستند کتب میں موجود نہیں۔

پانچ منتخب پروگرامز میں مختلف موضوعات پر ۲۷ واقعات صحابہ کی زندگی اور تاریخی کتب میں سے بیان کیے گئے ۔جن میں سے ۱۷ واقعات تاریخی کتب کی رُو سے صحیح قرار پائے مثلاً: ایک عالم نے ''نیکیوں کے حصول'' کے پروگرام میں امام شافعی کی والدہ کا واقعہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ جب امام شافعیؒ تعلیم حاصل کرنے کے بعد گھر واپس پلٹے، اپنے ساتھ اونٹ بھی لے کر آئے۔ اور اپنی والدہ کے استفسار پر فرمایا کہ میں حلال کمائی سے لایا ہوں۔ والدہ نے کہا میں نے تجھے علم اکٹھا کرنے بھیجا تھا مال نہیں۔[58] جبکہ بیان کردہ دو واقعات مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کیے گئے مثلاً: ایک عالم نے ''نیکیوں کا حصول'' کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے امام شافعی کا واقعہ بیان کیا گیا کہ وہ اپنی داڑھی کو پکڑ کر روتے اور فرماتے کہ شافعی تمہیں ذرّے ذرّے کا حساب دینا ہوگا۔ جبکہ خطیب بغدادی نے کتاب تاریخ بغداد میں یہ واقعہ ابو حنیفہ کے نام سے بیان کیا گیا۔[59] جبکہ بیان کردہ ۷ واقعات تاریخ کی کسی مستند کتاب میں تلاش نہیں کیے جاسکے مثال کے طور پر ایک عالم نے ''حضرت حسنؓ کی ولادت'' کے موضوع پر ابنِ زیاد کا واقعہ بیان کیا کہ ایک دن اس نے زین العابدین کے سامنے کٹورا لے کر پانی کی بھیک مانگتے ہوئے کہا شاید آپ نے مجھے نہیں پہچانا، زین العابدین نے کہا کہ تجھے کس طرح بھول سکتا ہوں تو نے ہمارے چھوٹے بڑے کو نہ چھوڑا پھر فرمایا کہ وہ تیرا ظرف تھا اور یہ میرا ظرف ہے۔[60]

ان پانچ پروگرامز کا اجمالی جائزہ لینے کے بعد یہ بات واضح طور پر کہی جاسکتی ہے کہ علماء نے مختلف موضوعات پر احادیث اور تاریخی واقعات سے خوب استفادہ کیا۔ جبکہ اس کے مقابلے میں صرف ۱۹ آیات قرآنی کو بیان کیا گیا، جو کہ ایک ناکافی تعداد محسوس ہوتی ہے۔ بہتر ہوتا کہ علماء ان موضوعات پر قرآنی آیات سے مزید رہنمائی فرماتے۔

نتائج اور تجاویز

۱۔ منتخب پروگرامز کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد اس بات کا اندازہ ہوا کہ قرآنی آیات کو بیان کرتے ہوئے سورۃ کا نام اور آیت نمبر کا حوالہ کسی بھی عالم نے نہیں دیا۔ جس کی وجہ سے ناظرین بیان کردہ آیات کو تلاش کرنے میں مشکلات سے دوچار ہوتے ہیں۔ بہتر ہوتا کہ آیات کا تذکرہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا حوالہ بھی بیان کیا جاتا۔ اگر گفتگو کے تسلسل میں خلل کے ڈر سے علماء نے قرآنی آیات کا حوالہ نہیں دیا تو یہ پروگرام کے پروڈیوسر کی ذمہ داری ہے کہ علماء سے سورۃ اور آیت کا نام معلوم کر کے اسکرین پر اُن کو بیان کیا جائے۔

۲۔ ان پروگرامز کا علمی جائزہ لیتے وقت یہ بات بھی واضح ہوئی کہ علماء کی اکثریت نے قرآنی آیات کو عربی متن کے ساتھ بہت کم تلاوت کیا۔ جبکہ زیادہ تر کی توجہ آیات کے ترجمے کو بیان کرنے کی طرف رہی۔

۳۔ موضوع سے متعلق گفتگو میں جا بجا احادیث سے استفادہ کیا گیا لیکن احادیث کا حوالہ کسی بھی عالم نے نہیں دیا۔ جس کی وجہ سے ناظرین اس بات کو سمجھنے سے قاصر رہے کہ کون سی حدیث صحیح کے درجے پر ہے اور کون سی حدیث ضعیف یا موضوع ہے۔ تحقیق کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ بہت سی احادیث ایسی بیان کی گئیں جو کہ

حدیث کی مستند کتب میں درج نہیں پائی گئیں۔ جس کی بناء پر اُن سے استفادہ کرنا ایک سوالیہ نشان ہو سکتا ہے ۔بہتر ہوتا اگر علماء حدیث کو بیان کرتے ہوئے اس کے ماخذ اور درجہِ صحت کو بھی بیان کرتے۔

۴۔ ان پروگرامز کا مفصل جائزہ لینے کے بعد اس بات کی کمی محسوس کی جاسکتی ہے کہ اسوہ حسنہ اور صحابہ کی زندگیوں سے بہت ہی کم واقعات کا تذکرہ کیا گیا۔ بہتر ہوتا کہ موضوع کی مناسبت سے کثرت سے حضور ﷺ اور صحابہ کی زندگیوں سے مثالی واقعات بیان کیے جاتے تاکہ وہ ناظرین کے لیے عملی نمونہ پیش کرتے۔

۵۔ منتخب پروگرامز کے موضوعات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ مختلف چینلز نے مختلف قسم کے موضوعات کو زیرِ بحث بنایا جیسے کہ ''جیو انٹرٹینمنٹ'' پر ''قصص القرآن'' کے نام سے ایک منفرد پروگرام پیش کیا گیا۔ جس میں مختلف انبیاء کی تاریخ بیان کرتے ہوئے اُن مقامات کی زیارت کرائی گئی۔ جس سے ناظرین کی معلومات میں بے پناہ اضافہ ہوا۔اس کے علاوہ ''جیو تیز'' پر صحابہ کرام کی زندگی سے استفادہ حاصل کرنے کے لیے ۱۳۰ اقساط پر مشتمل پروگرام پیش کیا گیا۔

۶۔ اے، آر، وائی ڈیجیٹل نے اس لحاظ سے مختلف پروگرام پیش کیا کہ انہوں نے کسی ایک موضوع پر گفتگو کرنے کے ساتھ ساتھ متفرق سوالات پر مشتمل پروگرام پیش کیے۔ جس میں ناظرین کو درپیش مسائل پر علماء سے سوالات کے جوابات لیے گئے۔ مگر اس میں کسی بھی ایک موضوع کے مختلف پہلوؤں کو زیرِ بحث نہ لا سکے۔

۷۔ ''پی ٹی وی ہوم'' اور ''دنیا نیوز'' نے اپنے ناظرین کو ایک عالم کے ریکارڈ کردہ خطابات سننے کا موقع فراہم کیا۔ جو کہ ایک مقبول کاوش ثابت ہوئی۔ جس میں انہوں نے اخلاقی تعلیمات مثلاً: زبان کی حفاظت جیسے موضوعات پر رہنمائی فرمائی۔

۸۔ منتخب پروگرامز کا جائزہ لینے کے بعد یہ دیکھا گیا کہ رمضان ٹرانسمیشن کے زیرِ اہتمام مختلف موضوعات کو موضوعِ بحث بنایا گیا اور مخصوص دنوں کے لحاظ سے اُن کی اہمیت پر گفتگو کی گئی جیسے کہ ''یومِ بدر، شب قدر، فتح مکہ'' جیسے اہم دنوں کی اہمیت پر سیر حاصل گفتگو کی گئی۔اس کے علاوہ قرآن مجید کی اہمیت اور اُن کے فضائل کو بھی گفتگو کا حصہ بنایا گیا۔ جبکہ معاشرتی موضوعات جیسے مساجد کا کردار اور مسلم گھرانے کی خصوصیات جیسے سنجیدہ موضوعات کو موضوعِ گفتگو بنایا گیا۔ لیکن یہ بات محسوس کی گئی کہ بنیادی عقائد جیسے توحید، رسالت، عقیدہ آخرت، فرشتوں پر ایمان اور قرآن کے علاوہ دیگر کتب پر ایمان لانے اور تقدیر جیسے موضوعات کو کسی بھی چینل نے زیادہ توجہ نہیں دی۔ جبکہ اسلام سب سے پہلے ان عقائد کو مضبوط کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

۱ سورۃ آلِ عمران ۳ : ۱۰۴

۲ سورۃ النحل ۱۶: ۱۲۵

۳ البخاری، محمد بن اسماعیل (۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح، کتاب احادیث الانبیاء، باب مَا ذُکِرَ عَنْ بَنِی إِسْرَائِیلَ, حدیث نمبر ۱۲۸، مترجم مولانا محمد داؤد راز (۲۰۰۴) مرکزی جامیعت اہل حدیث ہند۔

۴ ڈاکٹر ثمینہ سعدیہ، "ذرائع ابلاغ کا کردار اور ذمہ داریاں، تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں"، مقالاتِ سیرت، وزارتِ مذہبی امور، اسلام آباد ۲۰۱۵

۵ سورۃ ال عمران ۳: ۱۰۴

۶ ان پانچ پروگرامز میں مجموعی طور پر درج ذیل اینکرز اور علماء نے اپنی رائے سے مستفید کیا۔
تحریم منیبہ، علامہ اویس احمد، ڈاکٹر سہیل شفیق، عمران بشیر، قمبر عباس، کوکب نورانی، تسلیم صابری، فیصل عزیزی، احمد قادری، مولانا طارق جمیل، اویس ربانی، ڈاکٹر فضل الرحمن

۷ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۵-۱۶ کو نشر کیا گیا ہے۔

۸ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۶-۱۱ کو نشر کیا گیا ہے۔

۹ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۶-۰۷ کو نشر کیا گیا ہے۔

۱۰ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۵-۱۹ کو نشر کیا گیا ہے۔

۱۱ حضور ﷺ ایک دفعہ وضو کر رہے تھے اور صحابہ ان کی محبت میں وضو کا پانی پی رہے تھے حضور ﷺ نے ایسا کرتے دیکھا تو فرمایا کہ اگر مجھ سے اور اللہ سے محبت ہے تو جھوٹ نہ بولنا، بے ایمانی نہ کرنا اور پڑوسی سے اچھا سلوک کرنا۔ [ملاحظہ ہو حدیث ۱، حضور ﷺ نے فرمایا جب بات کرو جھوٹ نہ بولو اور امانت دی جائے تو خیانت نہ کرو۔ المنذری، ذکی الدین (۶۵۶ھ)، الترغیب والترہیب، جز ۴، ص ۲۵، حافظ محمد ساجد حکیم، دار العلم ممبئ (سن ۲۰۱۵)]، حدیث ۲: حضور وضو فرماتے تو صحابہ اس پانی کو اپنے جسم پر مل لیتے۔ ابن حجر العسقلانی (۸۵۲ھ)، فتح الباری ۱/۲۹۵، کتاب الوضوء، مترجم محمد ابوالحسنن سیالکھٹی، مکتبہ اصحاب الحدیث لاہور، (سن ۲۰۰۹)]

۱۲ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی اس پہ اللہ کی لعنت ہو۔ البانی نے ضعیف الترغیب والترہیب میں اس حدیث کو "ضعیف جدا کا درجہ دیا ہے۔

۱۳ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۶-۰۴ کو نشر کیا گیا ہے۔

۱۴ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عکرمہ بن ابی جہل کے سامنے ابو جہل کو بُرا نہ کہو۔ البانی، محمد ناصر الدین (۱۴۱۹ھ)، سلسلہ احادیث الضعیفہ، جلد ۳، ص ۶۳۴، حدیث ۱۴۴۳، مؤلف عبدالعظیم عمری مدنی، دار الہدیٰ عمراباد (سن ۲۰۰۹) (البانی کے نزدیک یہ موضوع ہے)

۱۵ البخاری، محمد بن اسماعیل (۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب خَیْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، حدیث ۱۲۰

۱۶ مسلم، مسلم بن حجاج النیشاپوری (۲۶۱ھ)، الجامع المسند الصحیح، کتاب صفۃ القیامہ، حدیث ۶،۰ باب مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ، تصنیف علامہ غلام رسول سعیدی، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، (سن ۲۰۰۲)

۱۷ حدیث کی مستند کتب میں تلاش نہ کی جا سکی۔

۱۸ الراغب الاصفہانی (۵۰۲ھ)، محاضرات الادبا، ص ۱۶۳، مترجم محمد عبدہ فروزپوری، شیخ الشمس الحق اقبال ٹاون لاھور۔
۱۹ ان پانچ پروگرامز میں مجموعی طور پر درج ذیل اینکرز اور علماء نے اپنی رائے سے مستفید کیا۔
جنید اقبال، مفتی شاہ حسین گردیزی، مفتی نعیم، اویس رضا قادری، عمیر رانا، فرحت ہاشمی، ڈاکٹر سمیع اللہ زبیری، کنول سکندر
۲۰ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۶-۰۲ کو نشر کیا گیا ہے۔
۲۱ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۵-۲۸ کو نشر کیا گیا ہے۔
۲۲ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۵-۲۵ کو نشر کیا گیا ہے۔
۲۳ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۶-۱۴ کو نشر کیا گیا ہے۔
۲۴ ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمیں تو بچے پسند ہیں جنت میں اتنی تکلیف سے کیسے بچے پائیں گے حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہاں پر بچے ہوں گے بغیر تکلیف کے تم پلٹ کر دیکھو گے تو انہیں موجود پاؤ گے۔ الترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع، کتاب صفۃ الجنۃ، حدیث نمبر ۲۷۶۲، مترجم شیخ فضل احمد، دار الاشاعت اردو بازار کراچی، (سن ۲۰۰۷) (البانی کے نزدیک یہ حدیث حسن ہے)
۲۵ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۶-۱۲ کو نشر کیا گیا ہے۔
۲۶ مسلم، مسلم بن حجاج النیشاپوری (۲۶۱ھ)، الجامع المسند الصحیح، کتاب التوبہ، باب قَبُولِ التَّوبَۃِ مِنَ الذُّنُوبِ وَإِن تَکَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوبَۃُ، حدیث ۳۸۔
۲۷ الحلبی، علی حسن، موسوعۃ الاحادیث والاثار الضعیفہ والموضوعۃ، جلد (۸)، مکتبہ المعارف۔ ریاض (اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات ۶۰ ہزار لوگوں کو آگ سے نجات دیتا ہے اور عید الفطر کے دن ۶۰ ہزار کو ۶۰ ہزار سے ضرب دی جاتی ہے۔)
۲۸ البخاری، محمد بن اسماعیل (۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، حدیث ۴۶۰۹
۲۹ ان پانچ پروگرامز میں مجموعی طور پر درج ذیل اینکرار اور علماء نے اپنی رائے سے مستفید کیا۔
وسیم بادامی، مفتی محمد عامر، سہیل احمد رضا امجدی، علامہ لیاقت رضوی، قمبر مہدوی، مولانا عمران بشیر، علامہ ضامن عباس، مفتی اکمل، اسماعیل نورانی، علامہ لیاقت احمد ازہری
۳۰ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۵-۲۱ کو نشر کیا گیا ہے۔
۳۱ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۶-۰۵ کو نشر کیا گیا ہے۔
۳۲ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۵-۱۷ کو نشر کیا گیا ہے۔
۳۳ "نماز دین کا ستون ہے." البانی، محمد ناصر الدین (۱۴۱۹)، ضعیف الجامع، حدیث ۳۵۶۶، مترجم عبد العظیم عمری مدنی، دار الھدیٰ عمرآباد، (سن ۲۰۰۹) امام البانی کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے.
۳۴ "مسواک کے ساتھ نماز ۷۰ نمازوں سے بہتر ہے". بیہقی، احمد بن حسین (۴۵۸ھ)، سنن کبری، جلد ۱، ص ۳۸. مترجم حافظ ثناء اللہ، مکتبہ رحمٰنیہ لاہور، (سن ۲۰۱۴) امام بیہقی کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے۔
۳۵ "من عرف نفسہ عرف ربہ" سیوطی، عبد الرحمٰن (۹۱۱ھ)، الحاوی للفتاوی، الفتاوی الصوفیۃ، ص ۲۸۸، مترجم عبد الرحمٰن جامع. امام نووی اور امام ابن تیمیہ کے نزدیک یہ حدیث موضوع ہے۔

۳۶ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۵-۱۹ کو نشر کیا گیا ہے۔
۳۷ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۶-۰۴ کو نشر کیا گیا ہے۔
۳۸ الدارمی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن (۲۵۵ھ)، سنن الدارمی، کتاب الرقاق، حدیث ۲۷۸۳، نیز مترجم محمد ظفر اقبال، مکتبہ رحمانیہ لاہور، امام احمد بن حنبل، مسندِ احمد حدیث ۱۴۹۴، اور الترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع، سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، حدیث ۳۲۸۹، مترجم فضل احمد، دار الاشاعت، امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے.
۳۹ السیوطی، عبدالرحمٰن (۹۱۱ھ)، الحاوی للفتاوی ،الفتاوی الصوفیۃ ،ص ۲۸۸، مترجم عبدالرحمٰن جامع. امام نووی اور امام ابن تیمیہ کے نزدیک یہ حدیث موضوع ہے۔
۴۰ بیہقی، احمد بن حسین (۴۵۸ھ)، سنن کبری، جلد ۱، ص ۳۸، مترجم حافظ ثناءاللہ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، (سن ۲۰۱۴). امام بیہقی کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے۔
۴۱ ابن بابویہ صدوق، ابو جعفر محمد بن علی القمی (۳۸۰ھ)، توحید، تحقیق: ہاشم حسینی طہرانی، منشورات: جماعۃ المدرسین، قم، ۱۹۶۷، ص ۱۸۰.
۴۲ واقعہ میں بزرگ اور شخص کا نام بیان نہیں کیا گیا۔
۴۳ ان پانچ پروگرامز میں مجموعی طور پر درج ذیل اینکر اور علماء نے اپنی رائے سے مستفید کیا۔
انیق احمد، مفتی منیب الرحمٰن، مفتی محمد زبیر، حماد لکھوی، مفتی محمد نجیب، مولانا طارق جمیل
۴۴ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۶-۰۴ کو نشر کیا گیا ہے۔
۴۵ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۵-۲۵ کو نشر کیا گیا ہے۔
۴۶ جن گھروں میں قرآن پڑھایا جاتا ہے وہ آسمان والوں کے لیے اسی طرح چمکتے ہیں۔ جس طرح زمین والوں کے لیے تارے۔ بیہقی، احمد بن حسین (۴۵۸ھ)، شعب الایمان، حدیث ۱۸۲۹، مترجم قاضی ملک محمد اسماعیل، دار الاشاعت کراچی (سن ۲۰۰۷)۔ اس حدیث کی سند میں ابن لہیعہ کی موجودگی کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔
۴۷ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۶-۱۲ کو نشر کیا گیا ہے۔
۴۸ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۵-۲۵ کو نشر کیا گیا ہے۔
۴۹ یہ پروگرام ۲۰۱۸-۰۶-۰۴ کو نشر کیا گیا ہے۔
۵۰ البخاری، محمد بن اسماعیل (۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، باب تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الإِيمَانِ حدیث ۳۰
۵۱ البیہقی، احمد بن حسین (۴۵۸ھ)، شعب الایمان، حدیث ۱۸۲۹. اس حدیث کی سند میں ابن لہیعہ کی موجودگی کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے
۵۲-امام ابن تیمیہ کے نزدیک یہ حدیث موضوع ہے۔ صالح الفوزان، تالیف، مجموع فتاوی ابن تیمیۃ، الجزء: ۱۸، الصفحۃ ۱۲۳، مکتبہ العبیکان۔
۵۳ البخاری، محمد بن اسماعیل (۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح، حدیث ۵۹۹۷، کتاب الادب، باب رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ۔
۵۴ ان پانچ پروگرامز میں مجموعی طور پر درج ذیل اینکر اور علماء نے اپنی رائے سے مستفید کیا۔
بلال قطب، مولانا بشیر احمد فاروقی، اقبال نقشبندی، علامہ تقی مہدوی، مدیحہ نقوی، علامہ ضامن عباس، محترمہ عائشہ بلال، ڈاکٹر عیسیٰ، الحاج حنیف طیب صاحب، محترم احمد نورانی، متحرمہ فاطمہ خاکوانی، مدیحہ نقوی، شہنشاہ حسین نقوی، مولانا عمران بشیر، محترمہ میمونہ مرتضی

۵۵ البخاری، محمد بن اسماعیل (۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح، کتاب فضائل القرآن، باب المعوذات، حدیث ۱۴.
۵۶ الطبرانی، ابوالقاسم (۳۶۰ھ)، المعجم الأوسط، حدیث ۶۶۱۷، مترجم غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی، پروگریسو بکس (سن ۲۰۱۵)، اور البیہقی، احمد بن حسین، شعب الایمان، حدیث ۱۸۹۷، مترجم قاضی ملک محمد اسماعیل، دارالاشاعت کراچی (سن ۲۰۰۷)۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو بہت ضعیف قرار دیا ہے. ملاحظہ ہو: الالبانی، محمد ناصر الدین (۱۴۱۹ھ)، سلسلہ الأحادیث الضعیفہ، حدیث ۱۹۰۴، مترجم عبدالعظیم عمری مدنی، دارالھدیٰ عمرآباد، (سن ۲۰۰۹)۔
۵۷ ابن الجوزی، عبدالرحمن (۵۹۷ھ)، العلل المتناہیۃ، علامہ ابن الجوزی کے نزدیک یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔
۵۸ ابن سعد، ابوعبداللہ (۲۳۰ھ)، کتاب الطبقات الکبری، جلد ۲، ص ۱۸۹-۱۹۱، دار صادر، بیروت.
۵۹ الخطیب البغدادی، ابوبکر (۴۶۳ھ)، کتاب تاریخ بغداد، جلد ۱۳، ص ۳۵۵، دارالکتب العلمیہ، بیروت (یہ واقعہ ابوحنیفہ کا ہے امام شافعی کا نہیں)
۶۰ یہ روایت کسی مستند کتاب میں تلاش نہیں کی جاسکی۔